© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

"نحر" کے معنی

سوال: سورۃ الکوثر کی تفسیر میں اشکال پایا جاتا ہے۔ خاص طور پر "نحر" کے معنی میں۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد آزمائشوں میں ڈٹ جانا ہے، جب کہ یہ مفہوم نبی کریمؐ کو اس وقت درپیش حالات کے قریب بھی ہے۔ یہاں "نحر" کے معنی قربانی کرنا، محل نظر لگتا ہے، وضاحت فرما دیجیے۔

جواب: سورۃ الکوثر کی تفسیر میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ مشرکین مکہ غیراللہ کی بندگی کرتے تھے، غیراللہ کے آگے سر جھکاتے، سجدہ ریز ہوتے، ان سے دعائیں کرتے، انھیں حاجت روا، مشکل کشا اور فریاد رس سمجھتے تھے اور غیراللہ کے نام پر جانور ذبح کیا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ کی عبادت، اس کی حاکمیت اور اسی کے نام پر نذر و نیاز کے لیے بلاتے تھے تو یہ چیز انھیں عجیب و غریب نظر آتی تھی اور وہ آپؐ کی تحریک کو اپنے مذہبی اور سیاسی نظام پر زبردست حملہ سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ آپؐ کی مخالفت پر تل گئے تھے۔ ان کی کوشش تھی کہ آپؐ کو قتل کر دیا جائے اور آپؐ کی تحریک کو دفن کر دیا جائے۔ وہ کہتے تھے "بترِ محمد" (محمدؐ کی جڑ کٹ گئی) نعوذ باللہ۔ اس پر آپؐ کو تسلی دی گئی کہ آپؐ اپنی تحریک جاری رکھیے، اللہ کے لیے نماز پڑھیے اور اسی کے نام پر قربانی دیجیے، آپؐ کی تحریک کامیاب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کوثر یعنی خیر کثیر عطا کیا ہے۔ آپؐ کے دشمن جڑ کٹے ہیں، یعنی ان کی نسل ختم ہوگی۔

"نحر" کے معنی آزمائشوں میں ڈٹ جانا اور تکلیفیں برداشت کرنا نہیں آتے بلکہ اس کے معنی اونٹ یا جانور ذبح کرنے کے ہیں۔ "یہ حکم اس ماحول میں دیا گیا تھا جب مشرکین قریش ہی نہیں تمام عرب کے مشرکین اور دنیا بھر کے مشرکین اپنے خود ساختہ معبودوں کی عبادت کرتے تھے اور انھی کے آستانوں پر قربانیاں چڑھاتے تھے۔ پس حکم کا منشا یہ ہے کہ مشرکین کے برعکس تم اپنے اس رویے پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو، تاکہ تمھاری نماز بھی اللہ ہی کے لیے ہو اور قربانی بھی اسی کے لیے" (تفہیم القرآن، ج ۶، ص ۴۹۹)۔ مقصد اس کا یہ ہے کہ جب بھی آپ جانور ذبح کریں، اللہ کے نام پر ذبح کریں، غیراللہ کے نام پر نہیں۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام، اور بعد کے ادوار میں اہل ایمان اللہ کے نام پر جانوروں

© rasailojaraid.com